

ISSN-2411-5949

ششماہی شاہد انٹرنیشنل

میرت طیبہ پر تحقیقی مجلہ

جلد نمبر: 6 شمارہ نمبر: 13
جنوری تا جون 2021

مؤسس مدیر:
پروفیسر ڈاکٹر دلاور خان

شعبہ انیسریج قائمہ مدرسہ پاکستان

شش ماہی شاہد اعتر میٹیل

سیرت النبی ﷺ پر تحقیق جلد

شمارہ نمبر ۱۳، جنوری تا جون ۲۰۲۱ء، جلد نمبر ۷

✽ سرپرست اعلیٰ:

پروفیسر ڈاکٹر عبدالجبار قریشی

سابق چیئرمین: شعبہ اسلامیات، مولوی اردو یونیورسٹی برائے قانون، سائنس اور ٹیکنالوجی، کراچی

✽ مدیر اعلیٰ:

ڈاکٹر حفصہ نوشاہی

بانی و مہتمم دارالافتراء نوشاہیہ، ۸۸ رکھ حضرت نوشہ کچ بخش ساہن پال شریف، ضلع مظفری، بہاولپور

✽ مونس و مدیر:

پروفیسر دلاور خاں

پرنسپل، گورنمنٹ کالج ایف ایچ کیشن، ایچ کیشن سی لبر کراچی

✽ معاون مدیر:

ڈاکٹر فیاض شاہین

لیکچرار، جامعہ اردو یونیورسٹی، کراچی

ردھنوں فی صفحہ = 300/- روپے

شاہد ریسرچ فاؤنڈیشن

پتہ: 327/3-C، بلاک نمبر ۱، گلستانِ جوہر، کراچی۔

موبائل نمبر: 0322-2413267، ای میل: shahidrf322@gmail.com

حسن توثیب

۱۔ محور خیال: سیرت نذری میں معیارات حدیث (اورادہ) _____ 09 - 07

پروفیسر دلاور حناں

۲۔ حقوق معنوی ﷺ کے تقاضے اور عامہ الناس کی سیاسی ذمہ داریاں _____ 43 - 10

ڈاکٹر محمد سہیل شفیق

۳۔ ماحولیاتی آلودگی کے معاشرتی اثرات (سیرت غیبیہ کی روشنی میں جہاد اصول) _____ 57-44

ڈاکٹر سید عطاء اللہ بخاری۔ پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد ثانی

۴۔ نبی اکرم ﷺ کی خارجہ پالیسی، عہد نو کے لیے مشعل راہ _____ 72-58

سیدتی احمد

۵۔ ریاست حدیث میں حقوق انسانی کا تحفظ _____ 105-73

ڈاکٹر شاہد حسین خان

۶۔ معاصر مالی انسانی مسائل و مسائل اور ان کا حل (سیرت اعلیٰ ﷺ کی روشنی میں) _____ 125-106

ڈاکٹر نعیم انور ازابیری۔ ڈاکٹر شاہد نعیم معن

۷۔ شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام کا تجزیاتی مطالعہ _____ 154-126

پروفیسر ڈاکٹر دلاور حناں - محمد احمد ترازوی

۸۔ غزوات نبوی ﷺ میں تعلیم و تربیت کی سماجی و معاشی جہات _____ 172-

155

ڈاکٹر سعید احمد - حافظہ شرفاروق

۹۔ مولانا محمد شفیع اویسی کا منہج و اسلوب سیرت نذری _____ 187-173

ڈاکٹر عقیل احمد

شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام کا تجزیاتی مطالعہ (فضائل سیرت کے تناظر میں)

پروفیسر ڈاکٹر دلدار خاں
محمد امجد ترازوی

Abstract:

"There are three views about the faith of parents the Holy prophet(1) they were Muslims (2)Non-Muslims(3)Be silent . Followers of these views have their arguments. Maulana Ahmad Raza Khan adopted first view in the light of the Qur'an and Hadith and the sayings of eminent scholars that the parents of the Holy Prophet are monotheistic and heavenly. In virtues(Fazall) the weak hadith is acceptable .this is why Maulana Ahmad Raza khan strictly forbid to speak against the faith of the noble parents. There is a fear that the Prophet (peace and blessings of Allaah be upon him) will be persecuted if any puts his tongue and pen in these insolents. The relationship with the Prophet (peace and blessings of Allaah be upon him) love and literature requires that no negative or inappropriate words be said about his noble parents. According to Maulana Ahmad Raza, love for his parents and other members of the Ahlul Bayt is a part of faith and he considers , it is an essential requirement of devotion to love for the family of the Prophet(peace and blessings of Allaah be upon him) it is part of the love and devotion of the Holy Prophet himself. Therefore, in this context, the subject of Shamm-ul-Islam is also directly related to the devotion and love of the Holy Prophet(peace and blessings of Allaah be upon him)".

موضوع کا پس منظر: (Back ground of the subject)

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ - (۱)

ترجمہ: اور یاد کرو جب ابراہیم (علیہ السلام) نے عرض کی اے میرے رب اس شہر کو امن والا کر دے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کے پوجنے سے بچا۔

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا کو شرف قبولیت عطا فرمایا ان کی اولاد میں سے کسی نے بھی بت پرستی نہیں کی۔ یہ شریعت کا اصول ہے کہ جس نے نہاد فترۃ پاپا کفر و شرک سے محفوظ رہا اور ساتھ انبیاء کی تعلیمات پر عمل کیا ہو اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔
نہاد فترۃ کی حقیقت:

لعوی انتہار سے "فترۃ" سے مراد ضعیف، انکساری اور تیزی کے بعد سکون ہے (۲) جب کہ اصطلاحی معنوں میں "فترۃ" سے مراد دو زمانوں کی درمیانی مدت یا دو عیسویں کی درمیانی مدت ہوتی ہے یہی ہے اس سے مراد سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور سیدنا محمد الرسول اللہ کی درمیانی مدت ہے جو چھ سو سال پر محیط ہے (۳) جب کہ نہاد فترۃ میں ولادت پانے والوں کے حوالے سے حقائق درج ذیل نکتہ نظر ہیں:
پہلا نکتہ نظر:

اشاعرہ (۴) کہتے ہیں کہ نہاد فترۃ میں جن لوگوں کو پچھلے انبیاء کی دعوت نہیں پہنچی ہو، تو نہ ان کا ماسبہ کیا جائے اور وہ مکلف نہیں۔ ان میں بدکار اور نیکو کار برابر ہیں۔ اس لیے کہ محض عقل سے تو نیک اور بد کی پہچان ممکن نہیں بلکہ اس کی معرفت صرف شریعت کی ہی بدولت ممکن ہے۔ ان کی دلیل قرآن مجید کی یہ آیت ہے "وَمَا كُنَّا مَعْذِينَ حَتَّىٰ نُخْرِجَ دُورًا" (۵) (اور ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں) ان کی دلیل یہ حدیث بھی ہے جو اسود بن سریج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ چار آدمی اللہ تعالیٰ سے (جنت کے) بہرہ، احمق، بوزخا اور وہ آدمی جو زمانہ فترۃ میں فوت ہو چکا ہو۔ بہرہ کہے گا کہ یارب یقیناً اسلام آیا لیکن میں کچھ بھی نہیں سن سکا۔ احمق کہے گا یارب یقیناً اسلام آیا تھا اس حالت میں بچے مجھ پر بیٹھیں پیچھے تھے اور بوزخا کہے گا کہ یارب یقیناً اسلام آیا تھا لیکن مجھ میں عقل نہیں تھی اور جو آدمی زمانہ فترۃ میں مر گیا تھا وہ کہے گا یارب امیرے پاس تیرا

عرب کے لوگوں کے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”يَكْفُرُ عَنْكُمْ مَا أَنتُمْ بآبَائِهِمْ فَلَهُمْ عَذَابُ اللَّهِ“ (۱۱) تاکہ تم اس قوم کو ڈرنا جس کے باپ دادا نہ ڈرائے گئے تو وہ بے خبر ہیں۔ یعنی آپ اس قوم کو ڈرائیں جن کے آباؤ اجداد کو نہیں ڈرایا گیا تھا۔ ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ اس زمانے میں عرب کے لوگ اہل فخر تھے ہم سے ملنے جس کی تین اقسام تحریر کی ہیں:

اول: وہ لوگ جنہوں نے توحید کو بصیرت کے ساتھ پایا۔

دوم: بعض نے دین کو بدل دیا اور شرک اختیار کیا اور اپنی طرف سے تحریم و تکلیل کی۔ سوم: بعض وہ لوگ جنہوں نے شرک کیا اور نہ توحید کا اقرار کیا۔ وہ نہ کسی نبی کی شریعت میں داخل ہوئے اور نہ ہی اپنے لئے کوئی شریعت ایجاد کی۔

قسم اول: مثلاً قس اور زید کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ علیحدہ امت ہو گی اور حج اور اس کی قوم کا یہ حکم ہے کہ جس دین میں داخل ہو گئے تھے اس دین والوں کے ساتھ ان کا حشر ہو گا۔ قسم دوم کے لئے تعذیب کا قول درست ہے اس لیے کہ ان کے پاس عذر نہیں جب کہ قسم سوم: حقیقت میں اہل فخر لوگ ہیں جن کی تعذیب بالکل نہیں ہو گی۔ (۱۲)

مسئلہ تحقیق کا بیان: (Statement of the problem)

ایمان والدین مصطفیٰ کریم ﷺ کا شمار ”اہل فخر“ کی قسم سوم میں ہوتا ہے۔ جن کے بارے میں تین نظریات پائے جاتے ہیں۔

اول: صاحب ایمان، دوم عدم ایمان اور سوم سکوت۔ ان تینوں نظریات کے حامل علما کے پاس اپنے اپنے دلائل ہیں۔ یہ ایک وقت ان تینوں نظریات کو قبول کرنا ممکن نہیں۔ اس لیے تحقیق طلب مسئلہ یہ ہے کہ مولانا احمد رضا نے ان تینوں نظریات میں سے کس نظریے کو اپنے رسالے ”شمول الاسلام لا حول الرسول الکرامہ“ میں دلائل کے ساتھ ترجیح دی ہے۔ ان کا مطالعہ کرنا مقصود ہے۔

تجزیاتی مطالعہ کے مقاصد: (Objectives of critical Study)

- (۱) میراث النبی ﷺ کے فضائل کے پس منظر میں نبی کریم ﷺ کے حسب نسب کا مطالعہ کرنا

- (2) مذکورہ پہلو کو اجاگر کرنے میں مولانا احمد رضا خان کی تحقیقی خدمات کا مطالعہ کرنا۔
- (3) حضور ﷺ کے والدین کریمین کا مطالعہ ایمانیات کے تناظر میں کرنا۔
- (4) حضور ﷺ کے والدین کریمین سے متعلق مختلف نظریات کا مطالعہ کرنا۔
- (5) ایمان والدین کریمین سے متعلق مولانا احمد رضا خان کی تحقیقات کا مطالعہ کرنا۔
- (6) شمول الاسلام کا تجزیاتی مطالعہ کرنا۔

طریقہ تحقیق: (Research Method)

یہ مطالعہ ایک "تجزیاتی تحقیق" ہے یہی وجہ ہے اس میں تحقیق کی متا بعد سے "تجزیاتی طریقہ تحقیق" کا اطلاق کیا گیا ہے۔ اس طریقہ کار کی بدولت شمول الاسلام کی مختلف جہات کو حعارف کرانے کی کوشش کی گئی ہے اور اس کے مقاصد اور نتائج، منہج تحقیق، مصادر، اسلوب اور خلاصہ اخذ کیا گیا ہے۔

جواز تحقیق: (Justification of Research)

شمول الاسلام کے تجزیاتی مطالعہ سے علماء، سیرت نگار، مؤرخین، متکلمین، مناظرین، اور محققین کی ضرورت کے کئی پہلوؤں سے تحقیق کی گئی ہے جہاں کے عمل تحقیق میں لہایت ہی سودمند ثابت ہوگی۔ اس رسالے کا مرکزی موضوع تو حضور ﷺ کے والدین کریمین کے اثبات ایمان سے بحث کی گئی ہے جب کہ ذیلی طور دیگر موضوعات پر بھی تحقیق کی گئی ہے جیسے۔

ولادت مصطفیٰ ﷺ، پہاڑیہاں مصطفیٰ ﷺ، نسب مصطفیٰ ﷺ، فضائل مصطفیٰ ﷺ، مقامات مصطفیٰ ﷺ، کمالات مصطفیٰ ﷺ، فضائل والدین کریمین، عقائد اہل سنت، فقہی مسائل، تحقیق آذر، ذکر حضرت ابو طالب، اسلام کی لغوی تحقیق (آمنہ، عالمہ، مہذب، زہراء، برہ، منی، سعد، سیما، عاتکہ، منی، سلیم) تذکرہ حضرت علیہ سعیدہ اور عربی وفادری اشعار۔ جو عام مسلمانوں کے قلوب میں شمع عشق رسول ﷺ کو فروزاں کرنے میں مہم و معاون ثابت ہوگی۔

سابقہ متعلقہ ادب کا مطالعہ: (Review of Related Literature)

ایمان والدین کریمین کے اثبات سے متعلقہ سابقہ تحقیقات کا مطالعہ کیا گیا تو درج ذیل رسائل کے نام مطالعہ میں آئے:

- (1)۔ البقامۃ السنۃ فی ایمان ابوی حمزہ لایبۃ، (2)۔ السبل الجلیلة فی آیہ العلیۃ، (3)۔ مسالک الحنفیہ فی والدی المصطفیٰ، (4)۔ التعظیم والنبۃ فی ان ابوی النبی فی الجنۃ، (5)۔ الدرة المتیلة فی آیہ الشریفة، (6)۔ نشر العلویون المینیون فی اعیام الابوین الشریفین، (7)۔ البقامات القدسیۃ فی والدی اشرف الویۃ، (8)۔ مسالک الجنان فی والدی سید اکوان، (9)۔ المصفا فی ایمان ابی المصطفیٰ، (10)۔ سبل النجاة فی تہجد ابوی الرسول۔
- دیگر محققین نے بھی حضور ﷺ کے والدین کریمین کے اثبات پر درج ذیل کتب تحریر کیں ہیں جیسے:
- (11)۔ رسالۃ فی ایمان ابوی النبی، احمد بن سلیمان شمس الدین المعروف ابن کمال پاشا 940ھ، (12)۔ سداد الدین فی اثبات النجاة لوالدین، امام علامہ محمد بن عبدالرسول البرقی البکری (1103ھ)، (13)۔ جہم فی اسلام الوالدین الکریمین، امام اجل حافظ الحدیث محمد بن عبدالرحمن السخاوی (902ھ)، (14)۔ الاختصار لوالدی النبی المختار، امام الادب و اللہ سید محمد مرتضیٰ زبیدی حنفی (125ھ)، (15)۔ الجواهر النضیۃ فی حق ابوی حمزہ لایبۃ، امام اجل علامہ محمد تبرکاتی، (16)۔ منہاج السنۃ فی کون ابوی النبی بل الجنۃ، امام اجل مؤرخ شام محمد بن علی بن احمد بن طولون دمشقی حنفی، (17)۔ سعادت الدارین بنجاة الابوین، علامہ شیخ محمد بن حسن المالکی، (18)۔ اسلام ابوی النبی، شمس الدین محمد بن شہاب الدین حصکفی، (19)۔ تحقیق آمال الرحمۃ فی ان والدی المصطفیٰ ﷺ بافضل اللہ تعالیٰ فی الدارین من ناجین، شیخ نور الدین علی بن الجوار مصری، (20)۔ مطلق الثورین فی اثبات نجاة ابوی سید الکونین، امام اجل علامہ محمد المعروف منیقی، (حوالہ ۱۳)، (21)۔ ہدیۃ الغوی الی اسلام آیہ النبی، مولانا سید محمد عبدالغفار قادری، (22)۔ تکذیب آیہ النبی، قاضی شاہ اللہ پانی پتی، (23)۔ حضور کے ابا و اجداد کا مذہب، مولانا محمد ابراہیم مری، (24)۔ والدین مصطفیٰ ﷺ کے بارے اظہار حقیقت، شیخ محمد علوی مالکی مکی، (25)۔ تنبیہ العقول فی اسلام آیہ الرسول، علامہ قاضی ارتضیٰ خان، (26)۔ رسالۃ فی ابوی النبی ﷺ، علامہ محمد شاہ چلبی قاضی حلب، (27)۔ انہام المصطفیٰ فی حق آیہ

- المصطفیٰ، امام ابن الخطیب، (28)۔ فی اسلام والذی النبی ﷺ، شیخ ابن البلا حلی،
 (29)۔ ہدیۃ الکرام فی حق آیام المصطفیٰ ﷺ، شیخ یوسف بن عبداللہ دمشقی قاضی موصل،
 (30)۔ انہام المصطفیٰ فی حق آیام المصطفیٰ ﷺ، شیخ محمد بن قاسم رومی، (31)۔ تحقیق
 آمال الراجحین فی ان والذی المصطفیٰ فی الدارین الناجحین، شیخ نور الدین الجوار مصری،
 (32)۔ تحفة الصفا فی ما یتعلق بابوی المصطفیٰ، شیخ احمد اسماعیل الجزائری، (33)۔ البرہ علی
 من الملتئم اللدیم فی الابیون البکر من، امام حسن بن عبداللہ حلی، (34)۔ لرا العینین فی ایمان
 الوالدین، اما حسین بن احمد دوانقی، (35)۔ رسالۃ فی ابوی النبی شیخ علی بن حاجہ شہابی،
 (36)۔ رسالۃ فی ابوی المصطفیٰ، علامہ خالد بن سلیمان، (37)۔ مطالب النوری النبی من طہارۃ
 النسب العربی، امام عبداللہ ہستوی رومی، (38)۔ الدر الہتیم فی ایمان آیام النبی الکریم، حافظ
 شام علی اخور قلندر، (39)۔ رسالۃ علی ابوی النبی، شیخ ابن کمال پاشا، (40)۔ غایۃ الوصول
 فی دہاک ابوی الرسول، شیخ حوران احمد مصری، (41)۔ درج البیہ فی ایمان الایام والامہات
 المصطفویۃ مولانا عبد الدین، (42)۔ (۱۴)

شمول الاسلام کا تعارف:

مولانا احمد رضا خان نے ایک سوال کے جواب میں ایمان و تقدس والدین کریمین کے اثبات میں
 یہ رسالہ 1315ھ میں لکھا جو جدید قادیان روضہ کی جدید جلد 30 میں شامل ہے جسے رضا اکیڈمی، ممبئی
 نے 1998ء میں شائع کیا۔ جس کے کل صفحات کی تعداد 40 ہے۔ 2011ء میں اس رسالے کو اعظم
 قادیانیشن فرسٹ کے شعبہ تصنیف و تالیف ”دار البیور“ بہ تعاون ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹر نیٹ
 کراچی کے تحت مولانا مفتی ابو محمد اعجاز احمد قادری اویسی کی تحقیق و تخریج کے ساتھ 85 صفحات پر شائع
 کیا گیا ہے جو ہمارے پیش نظر ہے۔

شمول الاسلام کا سبب تالیف:

مولانا احمد رضا خان نے یہ رسالہ 21 / شوال 1315ھ کو مولوی شاہ محمد عبدالغفار قادری، مدرس
 مسجد جامعہ مدرسہ جامع العلوم بنگلور کی جانب سے پوچھے گئے ایک سوال کہ ”کیا فرماتے ہیں علمائے دین

اس مسئلہ میں کہ سرور کائنات، فخر موجودات، رسول خدا محمد مصطفیٰ ﷺ کے ماں باپ آدم علی نبینا و علیہ السلام تک مومن تھے یا نہیں؟ بیجا اتہار و رد کے جواب میں تحریر کیا۔ جس میں آپ نے قرآن مجید کی 15 آیات، 37 احادیث اور 35 اقوال آئمہ کرام کی روشنی میں نہ صرف یہ ثابت کیا ہے کہ آپ ﷺ کے والدین کریمین حضرت عبد اللہ و حضرت آمنہ رضی اللہ عنہما موعود و مسلمان تھے، بلکہ کتاب و سنت کے دلائل و براہین سے معتز شیعہ کے ان تمام شکوک و شبہات کا بھی مدلل جواب دیا ہے جو تقلیدیس والدین مصطفیٰ ﷺ پر سونے اٹھاتے ہیں۔ انھوں نے اس رسالے کی تصنیف میں روایات ضعیفہ و موضوعہ سے صرف نظر کرتے ہوئے صحیح و باثبات روایات کو ترجیح دی ہے۔

شمول الاسلام کی اہمیت:

مولانا احمد رضا خاں نے حضور ﷺ اور خاندان نبوت سے عقیدت و مودت کا اظہار اپنی متعدد تصانیف میں کیا ہے مگر ”شمول الاسلام لا حول الا رسول و کرام“ اس لحاظ سے اہم ہے کہ یہ رسالہ تقلیدیس والدین مصطفیٰ ﷺ کے موضوع پر ایک علمی و تحقیقی تصنیف ہے اور زبان میں ایک ریفرنس بک کے درجہ کی حامل ہے۔ جس میں صرف عقیدت و محبت کو ہی اساس و بنیاد نہیں بنایا گیا ہے بلکہ قرآن و سنت کے قوی دلائل و قرآن سے منہجہ کرتے ہوئے آئمہ ملاف و اخلاف کی تصانیف و تحریرات کو بطور مظاہر بھی پیش کیا گیا ہے۔ تاکہ درست حقائق کی روشنی میں یہ مسئلہ گھر گھر اہل علم و دانش کے سامنے آجائے اور عامہ الناس کے دل محبت رسول ﷺ اور تقلیدیس و عظیم والدین کریمین سے منور ہو کر گمراہی سے نکلیں۔

منہج تحقیق:

مولانا احمد رضا خاں نے شمول الاسلام میں یہ منہج تحقیق اختیار کیا ہے کہ آپ ہاں واسطہ اور بلا واسطہ ایمان والدین کریمین سے متعلق پہلے قرآنی آیات رقم کرتے ہیں:

رقم	آیۃ	رقم الآیۃ	الصفحة شمول الاسلام
۱	اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ	سورة الانعام، آیت: ۱۳۳	(42)
۲	اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتَمَمْتُ فَضْلِيْكُمْ	سورة المائدة، آیت: ۳	(46)

۳	إِنَّ إِلَٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ	سورۃ الاحزاب، آیت: ۵۳	(48)
۴	إِنَّ إِلَٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ	سورۃ البقرہ، آیت: ۶	(40)
۵	إِنَّ إِلَٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ	سورۃ الحج، آیت: ۲۸	(20)
۶	إِنَّ إِلَٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ	سورۃ البقرہ، آیت: ۴۶	(38)
۷	لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ	سورۃ البقرہ، آیت: ۲۰	(29)
۸	لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ	سورۃ البقرہ، آیت: ۲۱۹	(22)
۹	لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ	سورۃ البقرہ، آیت: ۱۳۳	(44)
۱۰	وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرَىٰ	سورۃ الضحیٰ، آیت: ۵	(23)
۱۱	وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرَىٰ	سورۃ الطہ، آیت: ۲۳	(27)
۱۲	وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرَىٰ	سورۃ النافثون، آیت: ۸	(31)
۱۳	وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرَىٰ	سورۃ الحج، آیت: ۶۱	(49)
۱۴	وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرَىٰ	سورۃ البقرہ، آیت: ۲۲۱	(16)
۱۵	يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ مَا كَانَ	سورۃ الحجرات، آیت: (31)(۱۵)	

حدیث:

آپ قرآنی آیات ر قلم کرنے کے بعد ایمان والہ جن کے اہل بیت میں احادیث مبارکہ ر قلم فرماتے ہیں:

رقم	اطراف الحدیث	اسم الراوی	صفحہ شمول الاسلام
۱	أَحَبُّ إِلَٰهَاتِكُمْ إِلَى اللَّهِ وَحَدَّثَ النَّاسَ	عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْثَدٍ	(39)
۲	إِذَا بَشَّرْتُمْ إِلَىٰ رَجُلًا فَأَبَسْتُمْ وَحَسَنَ لَّوْجِهِ	أَبُو هُرَيْرَةَ	(33)
۳	أَمَدُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ	إِبْنُ قُتَيْبَةَ	(46)
۴	إِخْتَارَ الْكُرْشِيُّ بِأَسْنَانِهَا	إِبْنُ مَسْعُودٍ	(34)
۵	أَكَا الْيَمِينُ لَا تَكْذِبُ	يَزِيدُ بْنُ عَارِبٍ	(15)
۶	أَكَا الْيَمِينُ لَا تَكْذِبُ	أَكَا الْيَمِينُ لَا تَكْذِبُ	(18)

- ۷ اَلَا اِنَّ الْغَوَايِكَ مِنْ دِيْنِ سَلِيْمٍ يَتْلُوْنَهُمْ حَامِصٍ (20)
- ۸ اَلَا اَلَيْسَ لَا كَتَبْتَ اَلَا اِنَّ مَدِيْنَةَ الْغَوَايِكَ اَلَا اِنَّ الْغَوَايِكَ قَتَاةً (21)
- ۹ اَلَا مَعْقِدُ بَيْنَ مَدِيْنَتَيْنِ مَدِيْنَةُ الْغَوَايِكَ اَلَيْسَ (26)
- ۱۰ اِنَّ اَللهَ لَيَنْزِلُ اَنْ اَكُوْنَهُ اَوْ اَلَا اَكُوْنَهُ اَلَا اِنَّ الْغَوَايِكَ وَتَدْنِيْ اَيْنَ حَالَةٍ (27)
- ۱۱ اِنَّ اَللهُ لَيَنْزِلُ اَنْ اَكُوْنَهُ اَوْ اَلَا اَكُوْنَهُ اَلَا اِنَّ الْغَوَايِكَ وَتَدْنِيْ اَيْنَ حَالَةٍ (36)
- ۱۲ اِنَّ اَللهُ لَيَنْزِلُ اَنْ اَكُوْنَهُ اَوْ اَلَا اَكُوْنَهُ اَلَا اِنَّ الْغَوَايِكَ وَتَدْنِيْ اَيْنَ حَالَةٍ (38)
- ۱۳ اِنَّ اَللهُ لَيَنْزِلُ اَنْ اَكُوْنَهُ اَوْ اَلَا اَكُوْنَهُ اَلَا اِنَّ الْغَوَايِكَ وَتَدْنِيْ اَيْنَ حَالَةٍ (42)
- ۱۴ اَلَا تَرَى اَنَّكَ اَيْنَ اَمْرِكَ وَلَا تَكُوْنُ مَدِيْنَةُ الْغَوَايِكَ (8)
- ۱۵ اَلَا تَرَى اَنَّكَ اَيْنَ اَمْرِكَ وَلَا تَكُوْنُ مَدِيْنَةُ الْغَوَايِكَ (52)
- ۱۶ اَلَا تَرَى اَنَّكَ اَيْنَ اَمْرِكَ وَلَا تَكُوْنُ مَدِيْنَةُ الْغَوَايِكَ (40)
- ۱۷ اَلَا تَرَى اَنَّكَ اَيْنَ اَمْرِكَ وَلَا تَكُوْنُ مَدِيْنَةُ الْغَوَايِكَ (11)
- ۱۸ اَلَا تَرَى اَنَّكَ اَيْنَ اَمْرِكَ وَلَا تَكُوْنُ مَدِيْنَةُ الْغَوَايِكَ (1)
- ۱۹ اَلَا تَرَى اَنَّكَ اَيْنَ اَمْرِكَ وَلَا تَكُوْنُ مَدِيْنَةُ الْغَوَايِكَ (60)
- ۲۰ اَلَا تَرَى اَنَّكَ اَيْنَ اَمْرِكَ وَلَا تَكُوْنُ مَدِيْنَةُ الْغَوَايِكَ (25)
- ۲۱ اَلَا تَرَى اَنَّكَ اَيْنَ اَمْرِكَ وَلَا تَكُوْنُ مَدِيْنَةُ الْغَوَايِكَ (19)
- ۲۲ اَلَا تَرَى اَنَّكَ اَيْنَ اَمْرِكَ وَلَا تَكُوْنُ مَدِيْنَةُ الْغَوَايِكَ (12)
- ۲۳ اَلَا تَرَى اَنَّكَ اَيْنَ اَمْرِكَ وَلَا تَكُوْنُ مَدِيْنَةُ الْغَوَايِكَ (24)
- ۲۴ اَلَا تَرَى اَنَّكَ اَيْنَ اَمْرِكَ وَلَا تَكُوْنُ مَدِيْنَةُ الْغَوَايِكَ (31)
- ۲۵ اَلَا تَرَى اَنَّكَ اَيْنَ اَمْرِكَ وَلَا تَكُوْنُ مَدِيْنَةُ الْغَوَايِكَ (35)
- ۲۶ اَلَا تَرَى اَنَّكَ اَيْنَ اَمْرِكَ وَلَا تَكُوْنُ مَدِيْنَةُ الْغَوَايِكَ (37)
- ۲۷ اَلَا تَرَى اَنَّكَ اَيْنَ اَمْرِكَ وَلَا تَكُوْنُ مَدِيْنَةُ الْغَوَايِكَ (5)
- ۲۸ اَلَا تَرَى اَنَّكَ اَيْنَ اَمْرِكَ وَلَا تَكُوْنُ مَدِيْنَةُ الْغَوَايِكَ (4)

۲۹	لَمْ يَكُنْ عَلَى وَجْهِ الدُّخْرِ سِتْرَةً مُسْتَلِثَةً	عَلِي (2)
۳۰	لَمْ أَزَلِ الشَّيْخُفُفِي مِنَ الْأَصْلَابِ الْكَرِيمَةِ	إِبْنِ عَبَّاسٍ (6)
۳۱	مَا أَخْبَرَ جَلَّكَ مِنْ يَوْمِكَ؟	عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ (13)
۳۲	مَا غَلَبَ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ نُوحٍ مِنْ سِتْرَةٍ	إِبْنِ عَبَّاسٍ (3)
۳۳	مَنْ اكْتَسَبَ فِي سِتْرَةِ آتِلِهِ كُفَّارَ	أَبُو زَيْنَبَةَ (14)
۳۴	كُنْ بِمَنْزِلِ الْكَلْبِ بَيْنَ كِلَابَةٍ لَا تَكْشِفِي مِنْ أَيْدِنَا	أَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ (23)
۳۵	وَهَذَا لَمِنْ غُرَبَاتٍ مِنَ الثَّارِ فَأَخْبِرْهُنَّ إِلَى خُطَابٍ	إِبْنِ عَبَّاسٍ (9)
۳۶	وَلَوْ لَا أَنَا لَكُنْ فِي الدُّرِّ لَوْ الْأَسْلَمِ مِنَ الثَّارِ	إِبْنِ عَبَّاسٍ (10)
۳۷	يَا صَبْرًا زِلْفًا زَاكَةً وَقُلْ يَسْتَعْمَلُكَ	أَنَسُ (28)(۱۶)

اقوال احمد كرام:

آپ قرآنی آیات و احادیث مبارکہ رقم کرنے کے بعد ایمان والہین کریمین کے اشاعت میں احمد کرام کے اقوال درج کرتے ہیں:

- (۱)۔ امام ابو حفص عمر بن احمد بن شعبان جن کی علوم دینیہ میں تین سو تیس تصانیف ہیں، ازاں بعد تفسیر ایک ہزار جزء میں اور مسند حدیث ایک ہزار تین جزء میں۔
- (۲)۔ فیح الحمد میں احمد خطیب علی الجہوری۔
- (۳)۔ حافظ الشان محمد شہر امام ابو القاسم علی بن حسن ابن عساکر۔
- (۴)۔ امام اجل ابو القاسم محمد الرحمن بن عبد اللہ سکلی صاحب الروض۔
- (۵)۔ حافظ الحدیث امام محب اللہ بن طبری کہ علماء فرماتے ہیں، بعد امام نووی کے ان کا مثل علم حدیث میں کوئی نہ ہوا۔
- (۶)۔ امام علامہ ناصر الدین ابن المنیر صاحب شرف المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
- (۷)۔ امام حافظ الحدیث ابو الفتح محمد بن محمد ابن سید الناس صاحب عیون الاثر۔
- (۸)۔ علامہ صلاح الدین صفدی۔

(31)۔ شیخ شیعہ علامہ الہند مولانا عبدالحق محدث دہلوی۔

(32)۔ علامہ۔۔۔۔۔ صاحب کنز الفوائد۔

(33)۔ مولانا بحر العلوم ملک العلماء عبدالحق صاحب فروع اربعہ موت۔

(34)۔ علامہ سید احمد مصری طوطاوی عشی در مختار۔

(35)۔ علامہ سید ابن عابدین امین الدین محمد آفندی شامی (۱۷)۔

شمول الاسلام کے ماخذ و مصادر کا جائزہ

مولانا احمد رضا خان کے رسائلے شمول الاسلام کے مصادر و ماخذ کا جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت آشکارہ ہوتی ہے کہ آپ نے ذیل کے مصادر اور ماخذ کو مرکز میں کر حضور ﷺ کے والدین کریمین کے اثبات ایمان پر دلائل کے اہل نگاہ دیئے ہیں۔

قرآن مجید، کنز الایمان، ترجمہ قرآن، کتب صحاح ستہ، دیگر کتب احادیث، شروع کتب احادیث، مستند نقایر، کتب سیرت، کتب تاریخ، کتب فتن، حضور اکرم ﷺ کے والدین کریمین کے اثبات ایمان پر لکھے گئے کتب و رسائل۔

شمول الاسلام کا اسلوب تحریر

خطیبانہ اسلوب:

اے چشم انصاف! کیا ہر تعلق ہر علاقہ میں ان پاک مبارک ناموں کا اجتماع محض اتفاقی بطور جزاف تھا؟ اللہ بلکہ عنایت ازی نے جان جان کر یہ یہ نام رکھے، دیکھ دیکھ کر یہ لوگ چنے۔ پھر عمل خود ہے جو اس نور پاک کو برے نام والوں سے بچائے وہ اسے برے کام والوں میں رکھے گا، اور بر اکام بھی کو نہا، معاذ اللہ شرک و کفر، حاشا ثم حاشا، اللہ، اللہ! دلیلیں مسلمان، کلامیں مسلمان، مگر خاص جن مبارک بیٹوں میں محمد ﷺ نے پلاں پھیلائے، جم غیب مطیب غنوں سے اس نورانی جسم میں کلوے آئے وہ معاذ اللہ جنہیں وہ چاہا حاشا اللہ کیوں کر گوارا ہو۔ (18)

سلاست و روانی:

ان کی یہ فرست اور پیش گوئی نورانی کامل غور ہے کہ میں (حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا) انتقال کرتی ہوں اور میرا ذکر خیر ہمیشہ باقی رہے گا۔ عرب و عجم کی شہزادیاں، بڑی بڑی تاج والیاں خاک کا پتھر بن جائیں گی، جن کا نام و نشان کوئی نہیں جانتا، مگر اس طیبہ خاتون کے ذکر خیر سے مشارق و مغارب ارض میں محافل و مجالس افس و قدس میں زمیں و آسمان گونج رہے ہیں اور ابد الابد تک گونجیں گے۔ واللہ اعلم (۱۹)

قول فیصل:

مولانا احمد رضا خاں لکھتے ہیں: ”مطلق کے لیے یہی کافی نہیں کہ وہ مختلف اقوال نقل کر دے بلکہ اس کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ مختلف اقوال میں تمیز کر کے ایک دوسرے پر ترجیح دے سکے اور قول فیصل صادر کر سکے“

آپ مزید لکھتے ہیں: ناخدا احمد فہرست محل للفقہ ان یعول القول

میں خوب جانتا ہوں کہ ایک مقلد کے لیے کب روا ہو تا ہے کہ وہ کہے کہ (اقول) میں کہتا ہوں؛ چنانچہ فتاویٰ رضویہ جلد اول (قدیم) میں ۱۱۴ فتاویٰ اور ۲۸ رسائل ہیں۔ ان میں امام احمد رضا کی تحقیق اور قول فیصل کی تعدد ہو لفظ ”اقول“ سے عین ہزار پانچ سو چھتیس ہے۔

شمول الاسلام میں بھی آپ کی یہی عی جملات ملتی دکھائی دیتی ہے۔ آپ حضور ﷺ کے والدین کریمین کے ایمان سے متعلق کئی اقوال درج کرتے ہیں ان کا تجزیہ اور نتیجہ کرنے بعد قول فیصل صادر فرماتے ہیں اس اسلوب کی ایک مثال ملاحظہ ہو:

ترجمہ: (اقول) میں کہتا ہوں یہ زعمہ کرنے کا معاملہ جو تو نے پڑھا ہے اس سے حافظ ابن وحید کا وہ قول مندرج ہو گیا کہ والدین کریمین کا ایمان ماننے سے ان آیات کرمہ کی مخالفت لازم آتی ہے جن میں کافر کے مرنے کے بعد عدم اعتقاد کا ذکر ہے یہ مخالفت کیسے لازم آسکتی ہے حالانکہ ہم یہ نہیں کہتے کہ والدین کریمین کافر کے بعد زعمہ کیا گیا بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ انھیں حضور ﷺ پر اور آپ کے دین مبین کی تحصیل پر ایمان لانے کے لئے زعمہ کیا گیا تھا اس صورت میں ہمیں آیت کرمہ کی تخصیص کا

دعویٰ پیش کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی جیسا کہ اس مسئلے میں جواب دیتے وقت علماء نے ایسا کیا ہے۔ لہذا مسلک اس باب میں یہ ہے:

ومن مذہبی حب الدنيا ولا حولها وللمناس فيما يتكلمون مذاہب

ترجمہ: میں شیعہ کے باشندوں کی وجہ سے شیعہ سے محبت کرتا ہوں اور لوگوں کے لیے پسندیدہ چیزوں میں مختلف طریقے ہیں۔ جسے یہ پسند ہو قیہا و نعمت، ورنہ آخر اس سے تو کم نہ کہ زبان رو کے، دل صاف رکھے۔

ان ظلمکم کان بؤ ذی النہی۔ (20)

ترجمہ: بے شک اس میں نبی کو ایذا ہوا تھا۔" سے ارے" (21)

ادنیٰ تشریحی:

زیر مطالعہ رسالے میں آپ نے کئی ادنیٰ تشریحی کے شہ پارے رقم کئے ہیں جیسے:

"ان سب معترضات کے اقوال طیب اس وقت فقیر (امام اہل سنت) کے عائشہ نظر ہیں مگر فقیر نے یہ سطور نہ مجرد نقل اقوال کے لیے لکھیں نہ مباحث طے کر وہ علماء نظام خصوصاً امام جلیل جلال الدین سیوطی (علیہ الرحمہ) کے پر او، بلکہ مقصود اس مسئلہ جلیلہ پر چند دلائل جلیلہ کا سامنا اور یہ تصدیق کشف برداری علماء جو پیش ساز تھے فقیر ہوئے انکسار پر وہ دین دینی کے لیے ان کا ضبط تحریر میں لانا کہ مصطفیٰ ﷺ کہ تمام جہاں سے اکرم و اہم و ہر دو ادنیٰ ہیں۔ محض اپنے کرم سے نظر (نذر) قبول فرمائیں اور نہ کسی صلے میں بلکہ اپنے خاص فضل کے صدقے میں اس عاجز بے چارہ، یکس، بے یار کا ایمان حفظ فرما کر دارین میں غدا و عذاب سے بچائیں۔

ہو کہ یہاں کار ہا دشوار نیست

ترجمہ: کہ یہاں پر بڑے بڑے کام بھی دشوار نہیں ہوتے۔ (22)

سادہ تشریحی:

زیر نظر رسالہ میں سادہ تشریحی کا اسلوب و کمائی دیتا ہے جیسے سادہ اور مختصر ہونے کے باوجود اس کی سلاست و روانی متاثر نہیں ہوتی جیسے:

ترجمہ: تکثیر آئمہ کرام اسی جانب گئے ہیں کہ حضور ﷺ کے والدین کریمین نجات یافتہ ہیں اور ان کے لیے آخرت میں نجات کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ یہ آئمہ کرام کائناتین ایمان والدین سے بھی بخوبی آگاہ تھے اور یہ علمائے دیشان انتہائی بلند مرتبہ حیثیت کے حامل اور اس بارے میں طرفین کے دلائل احادیث و آثار سے بخوبی آگاہ اور علوم و فنون اسلامیہ میں کامل و مسترس رکھتے تھے لہذا ان کے بارے میں یہ گمان قائم نہیں کیا جاسکتا کہ انہیں مخالفین کے دلائل احادیث و آثار کی بابت علم نہ تھا، وغیرہ، معاذ اللہ، بلکہ یہ ان دلائل سے بھی مکمل آگاہ اور اس کے دقائق سے روشناس تھے اور ان تمام کے باوجود انہوں نے علمی دیانت پر مبنی یہ فیصلہ صادر کیا ہے۔ جسے کوئی انصاف پسند رد نہیں کر سکتا اور ایمان والدین پر ان علمائے دیشان نے ایسے دلائل کا قطعہ قائم کیا ہے کہ مضبوط و مستحکم ہے (ہائے نکس ملتے)۔ (23)

تکثیر دلائل کا اطلاق:

مولانا احمد رضا خان کے اسلوب تحقیق کا یہ امتیاز ہے کہ آپ اپنے موقف کے حق میں دلائل کا اہلکار دیتے ہیں، اس کا مظاہرہ ہمیں قبول الاسلام میں بھی صاف دکھائی دیتا ہے۔ آپ نے حضور ﷺ کے والدین کریمین کے اثبات ایمان پر 15 آیات، 37 احادیث مبارکہ اور 35 آئمہ کے اقوال کو ہر طور و لیل پیش کیا جس سے ایمان والدین کریمین بے غبار ہو جاتا ہے۔

اثبات ایمان والدین مصطفیٰ ﷺ کے دلائل کا مطالعہ:

مولانا احمد رضا خان نے قبول الاسلام میں والدین کریمین مصطفیٰ ﷺ کے ایمان کے اثبات میں جو دلائل پیش کئے ہیں ان کی تفصیل ملاحظہ ہو:

(۱)۔ وَلَقَدْ مَوَّاهِبْنَا مُحَمَّدًا نَبِيًّا (۲۴)

ترجمہ: اور بے شک مسلمان قلام، مشرک سے اچھا ہے۔

قرآن مجید کے مطابق ایک ہونی سے دوسری مسلمان ایک مشرک کافر سے بہتر ہے۔

جب صحیح احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ ہر قرن و طبقے میں روئے زمین پر کم از کم سات مسلمان ضرور ہوں گے۔ تو واجب ہوا کہ مصطفیٰ کریم ﷺ کے آباء و اہل بیت ہر قرن اور ہر طبقہ میں انہیں ہندوگان صالح و مقبول سے ہوں ورنہ معاذ اللہ صحیح بخاری میں مذکور ارشاد مصطفیٰ ﷺ اور قرآن عظیم میں ارشاد حق تعالیٰ کے خلاف ہو گا۔

إِنَّمَا الْإِنشَاءُ كَوْنٌ ذَبَبٌ (۲۵)

(مشرک نہ بے عطا ہے)

احادیث مہدک میں آکا کریم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے ہمیشہ پاکیزہ پشتوں میں نخل کیا ایسی پاکیزہ جو کہ (نور ایمان سے) آراستہ تھیں پھر جیسے جیسے تقسیم ہوتی رہی، میں سب سے بہتر میں نخل ہو تا رہا (۲۶) جس سے متحقق ہوا کہ حضور ﷺ کے آباء کرام طاہرین اور امہات کرام طاہرات سب کے سب صاحب ایمان اور موحّد تھے۔ یہ نص قرآن مجید کسی کافر اور کافرہ کا اکرام اور طہارت و پاکیزگی میں کوئی حصہ نہیں۔ یہ دلیل امام فخر الدین رازی نے قادمہ فرمائی اور امام حلال الدین سیوطی و دیگر احمد اور اکابرین نے اس کی تائید بھی کی۔ (۲۷)

وَلَوْ كُنْ حُلَّيْنِ الْفَقِيرِ الْفَقِيرِ، لَمْ يَذِيقْهُ الْفَقِيرِ الْفَقِيرِ، وَتَقَلُّبًا فِي الشَّاهِدِينَ۔ (۲۸)

ترجمہ: (اور اس پر بھروسہ کرو جو عزت والا ہو دلا ہے جو محسوس دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو اور نمازیوں میں قہارے دورے کرے گی)

امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں: معنی آیت یہ ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کی روح مہدک (نور مکرم) ساجدوں سے ساجدوں کی طرف نخل ہوتی رہی۔ تو یہ آیت اس پر دلیل ہے کہ حضور ﷺ کے تمام آباء کرام مسلمین تھے۔ (۲۹)

لَا يَسْتَقِيمُ إِلَّا فِي الْإِسْلَامِ وَالْإِسْلَامُ أَفْضَلُ الْإِسْلَامِ وَالْإِسْلَامُ أَفْضَلُ الْإِسْلَامِ (۳۰)

ترجمہ: (دورے والے اور جنت والے برابر نہیں جنت والے ہی مرد کو پہنچے)

نسائی میں ہے کہ حضور ﷺ نے دو بار اہل حضرت عبدالطلب سے ایک پاک طیبہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آتے دیکھا۔ جب پاس آگئی تو فرمایا: اپنے گھر سے کہاں گئی تھیں؟ (انہوں نے) عرض کی: لاں کا اٹھال ہو گیا تھا تو میں ان کے یہاں دعا تو قویٰ کرنے گئی تھی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: شاید تم ان کے ساتھ قبرستان تک گئی تھیں؟ انہوں نے عرض کی کہ: خدا کی پناہ میں وہاں جاؤں حالانکہ میں نے اس بارے میں آپ ﷺ سے بہت کچھ سن رکھا ہے۔ سید عالم ﷺ نے فرمایا: اگر تم ان کے ساتھ قبرستان جاتی تو جنت نہ دیکھتی جب تک تمہارے دو بار (عبدالطلب) نہ دیکھتے۔

اس حدیث سے حضرت عبدالطلب کا جنتی ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اگر حضرت عبدالطلب کا فر ہوتے تو وہ دائمی جہنمی قرار پاتے جب کہ مومن مومنہ پر دخول جنت شری ہے لہذا حضرت عبدالطلب کو مومن ماننا واجب ہے۔ (۳۱)

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّالِحِينَ (۳۲)

ترجمہ: اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔
اس آیت کریمہ میں رب العزت نے عزت و کرم مسلمانوں میں منحصر فرمایا اور کافر کو کتنا ہی قوم دار ہو ذلیل ٹھہرایا۔ کسی ذلیل کی اولاد سے ہونا کسی عزیز و کریم کے لئے باعث مدح نہیں لہذا اکابر باپ دادوں کے انتساب سے فخر کرنا حرام ہو۔ (۳۳)

مسند امام احمد میں حدیث ہے کہ: جو شخص عزت و کرامت چاہے کو اپنی نوا [۹] کالہ پشتوں کا ذکر کرے ان کا دوسواں جہنم میں یہ شخص ہو گا۔ (۳۴) اور معاویہ کثیرہ مشہورہ سے ثابت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے اپنے بیان اور مقام پر جو مدح میں بارہا اپنے آبائے کرام و اہمات کا ذکر فرمایا۔ نیز آپ نے اپنے فضائل و مدح کے بیان میں انیس [۲۱] پشت تک اپنا فخر و نسب مہذب بیان کر کے فرمایا میں نسب میں افضل ہوں۔

إِنَّهُ نَسَبٌ مِنْ خَلْقِكَ إِنَّكَ عِنْدَ عِلْمِهِ مُبْتَلًى (۳۵)

ترجمہ: (وہ تیرے گھر والوں میں نہیں بے شک اس کے کام بڑے بتائے گئے ہیں)

آیت کریمہ نے مسلم و کافر کا نسب قطع فرما دیا چونکہ ایک کا ترکہ دوسرے کو نہیں پہنچتا۔
حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہم نضر بن کنانہ کے بیٹے ہیں اور ہم اپنے والد گرامی سے اپنا نسب جدا نہیں کیا کرتے (۳۶) آپ کا یہ ارشاد گرامی والدین مکرمین مصطفیٰ ﷺ کے ایمان کی بین و دلیل ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اکیسویں پشت میں حضرت عثمان تک اپنا فخر و نسب بیان کر کے فرمایا کہ جب لوگ تقسیم ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بہتر طبقہ میں رکھا اور میں اپنے والدین سے ایسا پیدا ہوا کہ زمانہ جاہلیت کی کوئی بات مجھ تک نہیں پہنچی اور میں بطریق خارج پیدا ہوا اور آدم سے لے کر میرے والدین تک کوئی بھی برائی وہاں نہیں تھا تو میرا نسب کریم تم سب سے افضل ہو میرے والدین تم سے بہتر ہیں۔ (۳۷)

اللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ (۳۸)

ترجمہ: (اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے۔)

آیت کریمہ شاہد ہے کہ رب العزت سب سے زیادہ سزا و محترم موضع، وضع رسالت کے انتخاب فرماتا ہے۔ لہذا کبھی کم قوموں، مدوخیوں میں رسالت نہیں رکھی پھر کفر و شرک سے زیادہ رد و اہل کیا شے ہو گی؟ وہ کیوں کر اس قائل ہے کہ اللہ عزوجل نور رسالت اس میں دلچست رکھے، کفار کحل غضب و لعنت ہیں اور نور رسالت کے وضع کو کحل و خنجر رحمت در کا ہے۔ (۳۹)

صحابی رسول ﷺ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے والد زید بن عمر (جو قبل از اسلام وفات پا چکے تھے) کے بارے میں نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے اسے جنت میں تار کے ساتھ دامن کشاں دیکھا۔

حضرت سعید بن زید کے والد زید عمر و رضی اللہ عنہما تو قطعاً داخل جنت ہوں تو لازم آتا کہ حضور ﷺ کے والدین گرامی حضرت زید سے افضل ہوں اور یہ حکم آیت ہے اسلام تا عین ان حضرات ابوبکر کریمین کا انتقال بعد اسلام سے پہلے تھا تو اس وقت تک وہ صرف اہل توحید تھے۔ مولانا احمد رضا خاں لکھتے ہیں: ہم تو یہ نہیں کہتے کہ والدین کریمین کو کفر کے بعد ایمان لانے کے لئے زندہ کیا گیا بلکہ ہم تو کہتے ہیں کہ انہیں حضور ﷺ پر اور آپ کے دین مسیحین کی تفصیل پر ایمان لانے کے لئے زندہ کیا گیا اس صورت میں ہمیں آیت کریمہ میں انہیں کا دعویٰ پیش کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ (۴۰)

إِنَّا دَلَّيْكُمْ كَافًا بِمَا كُفَرْتُمْ (۴۱)

ترجمہ: بے شک اس میں نبی کو ایذا پہنچتی تھی

ابن حجر کی اپنی شرح میں فرماتے ہیں:

ترجمہ: اس مسئلہ کے بارے میں توقف رکھنے والے بعض علماء نے کیا خوب فرمایا کہ ذرا سوچ اور والدین کریمین کو کسی نقص و عیب کے ساتھ منسوب کرنے سے بچ کہ اس سے حضور ﷺ کو ایذا ہو گی اور طبرانی کی حدیث مبارکہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر شہادہ فرمایا مردوں کو برا کہہ کر زندوں کو ایذا

تہ وہ۔ مانا کہ یہ مسئلہ قطعی نہیں، انتہائی نہیں، پھر کون سا قاطع کون سا اہل حق ہے؟ آدمی اگر جانبِ ادب میں خطا کرے تو لڑکھ بھڑ ہے اس سے کہ معاذ اللہ اس کی خطا جانبِ گستاخی جائے۔ (۴۲)

لام غزالی فرماتے ہیں: کسی مسلمان کی طرف گناہ کبیرہ کی نسبت جائز نہیں جب تک تو اتر سے ثابت نہ ہو۔ مولانا احمد رضا لکھتے ہیں: ”مصطفیٰ کریم ﷺ کی طرف معاذ اللہ اولادِ چنین و چنیں سے ہونا کیوں کر ہے تو اتر و قطع نسبت کر دیا جائے۔ چین برہمنی کا انتقام حکم و جدائی کا کافی نہیں ہوتا کیا تمہارا وجدان ایمان گواہ کرتا ہے کہ مصطفیٰ کریم ﷺ کے سرکارِ نور ہمارے ادنیٰ ادنیٰ فلاسوں کے سگان ہار گاہ جنات النعیم میں ”سرد مر فوہ“ پر سجے لگائے چین کریں اور جن کی فطین پاک کے تصدق میں جنت نبی ان کے ماں باپ دوسری جگہ معاذ اللہ غضب و غضب کی مصیبتیں بھریں، یہاں یہ کج ہے کہ ہم غنی صید عز وجل پر حکم نہیں کر سکتے پھر دوسرے حکم کی کس نے گنجائش دی؟ ہر کون سی دلیل قاطع پائی؟ حاشا للہ! ایک حدیث صحیح و صریح بھی نہیں؟ جو صریح ہے ہر گز صحیح نہیں اور جو صحیح ہے ہر گز صریح نہیں جس کی طرف ہم نے اعلیٰ اشارت کر دی تو اقل درجہ وہی سکوت و حفظِ ادب رہا۔“

اگرچہ حدیثِ احیاء کی غایت ضعیف ہے مگر حدیثِ ضعیف دربارہ فضائلِ مقبول ہے بلکہ لامِ ہجر کی لئے فرمایا کہ متعدد حفاظ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا اور اس میں طعن کرنے والے کی بات کو قابلِ اعتناء نہیں جانتا ہے۔ (۴۳)

اسلام سے استدلال:

شمولِ الاسلام میں مولانا کا ایک منفرد اسلوب یہ ہے جس کے تحت آپ اسلام سے ایمان والدین مصطفیٰ ﷺ سے استدلال کرتے دکھائی دیتے ہیں: آپ فرماتے ہیں کہ بقول: (میں کہتا ہوں کہ) ظاہر عنوانِ باطن ہے اور اس آئینہ کی، الاسلام قبول من قبلہ (اسلام آسمان سے نازل ہوتے ہیں) سید عالم فرماتے ہیں جب میری بارگاہ میں کوئی قاصد بھیجے تو اچھی صورت اور اچھے ہم والا بھیجو (کنز العمال) رسول اللہ ﷺ نیکِ قائل لیتے اور بد فکونی نہیں مانتے اور اچھے نام کو پسند فرماتے (مسندِ امام احمد) نبی کریم برے نام تبدیل فرماتے تھے (ترمذی) حضور ﷺ کسی شی سے بد فکونی نہیں لیتے اور جب کسی شخص کو کسی عہدے پر مقرر فرماتے تو اس کا نام پوچھتے اگر پسند آتا تو خوش ہوتے اور اسی خوشی کا اثر چہرہ اور پر نظر آتا اور اگر ناپسند آتا تو ناگواری کا اثر چہرہ اور پر ظاہر ہوتا اور جب کسی جگہ تشریف لے جاتے

تو وہاں کا نام دریافت فرمائے اگر پسند آتا تو پسندیدگی کا اثر چہرہ انور پر نظر آتا اور اگر پسند نہیں ہوتا تو ناگواری کے آثار چہرہ اقدس پر عیاں ہوتے (ابوداؤد)۔ تمہارے ناموں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب نام عبد اللہ و عبد الرحمن ہیں (ترمذی)

ان احادیث مبارکہ سے آقا کریم ﷺ کے والدین کریمین سے لینی عقیدت و محبت کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اب ذرا چشم حق بین سے صیب کریم ﷺ کے ساتھ مراعات الہیہ کا الحاف خفیہ دیکھئے حضور ﷺ کے والد ماجد رضی اللہ عنہ کا نام پاک عبد اللہ کہ افضل اسماء امت ہے۔۔۔ والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام آمنہ کہ امن اور ایمان سے شق اور ایمان سے ہم اشتقاق ہے جد احمد حضرت عبد المطلب "شہیدہ العبد" کہ پاک ستونہ مصدر سے الطیب و الطہر شق محمد و احمد و حامد و محمود ﷺ کے پیدا ہونے کا اشارہ قلمہ جد ماجدہ قاطعہ بنت عربین عائد اس نام پاک کی خوبی اظہار من الشمس ہے "حضور ﷺ کے جد مادری یعنی تادمب جس کے معنی طاء و بشل، ان کا قبیلہ بنی زہراء جس کا حاصل چمک و تابش، جد مادری یعنی بنی ماضہ بروہ یعنی نیکیوں کا۔ (۳۴)

مولانا احمد رضا خان آقا کریم ﷺ کے والد گرامی مولودہ محترمہ نور بانہ بانی کے فضائل بیان کرنے کے بعد حاصل کلام کے ضمن میں فرماتے ہیں "اے چشم انصاف! کیا ہر تعلق ہر علاقے میں ان پاک مبارک ناموں کا اجتماع محض اتفاقی بطور جزاف تھا؟ کلاہ اللہ بلکہ حمایت انبی نے جان جان کر یہ نام رکھے دیکھ کر یہ لوگ پتے پھر کل غور ہے جو اس نور پاک کو برے ناموں سے بچائے دما سے برے کام والوں میں رکھے گا؟ اور بر اکام بھی کون سا معاملہ شرکہ کفر حاشا ثلثہ اللہ او انیاس مسلمان، کھانا یاں مسلمان، مگر جن پاک متبرک کھنوں میں محمد ﷺ نے پاؤں پھیلائے، جس طیب طیب خوں سے اس نور فی جسم میں نکلتے آئے وہ محاذ اللہ چنین و چنین حاشا اللہ کیوں کر گواہ ہو۔ خدا کو کھائیں، قدرت سے جائے۔

باندہ عشقیم و دگر جمعہ اندام

ترجمہ: ہم شق کے بندے ہیں اس کے علاوہ کچھ نہیں جانتے۔ (۳۵)

رضاعی خاندان مصطفیٰ ﷺ

شمول الاسلام لا رسول الا رسول اکرام میں مولانا احمد رضا خان نے جہاں اس رسالے میں آپ نے آباء اجداد کے فضائل بیان فرمائے ہیں وہیں آپ نے رضاعی خاندان کی قریف و توصیف اور فضائل

بیان فرمائے ہیں وہ ملاحظہ ہوں: بھلا یہ تو خاص اصول ہیں دودھ پلانے والیوں کو دیکھتے پہلی مرضہ ٹوہیہ کہ ثواب سے اشتقاق اور اس فضل الہی سے پوری طرح بہرہ ور حضرت حلیمہ بنت عبد اللہ بنا حارث (سیرت ہشام) ان کا قبیلہ بنی سعد کہ سعادت و نیک طالعی ہے شرف اسلام و صحابیت سے مشرف ہوئیں۔ جب روز حنین حاضر بارگاہ ہوئیں تو حضور اقدس ﷺ نے ان کے لیے قیام فرمایا اور اپنی چادر انور بکھا کر بٹھایا۔ (المواہب) ان کے شوہر جن کا شیر حضور اقدس ﷺ نے نوش فرمایا وہ حارث سعدی تھے، یہ مشرف اسلام و صحبت سے مشرف ہوئے، حضور اقدس ﷺ کی قدم پوسی کو حاضر ہوئے تھے۔ راہ میں قریش نے کہا اے حارث تم اپنے بیٹے کی سنو وہ کہتے ہیں مردے جنس کے اور اللہ تعالیٰ نے دو مگر جنت و نار بنا رکھے ہیں انھوں نے حاضر ہو کر عرض کی اے میرے بیٹے! حضور کی قوم شاکا ہے فرمایا، ہاں میں ایسا فرماتا ہوں اور اے میرے والد! جب وہ دن آئے گا تو میں قبیلہ ہاتھ بکڑ کر تادوں گا کہ دیکھو یہ وہ دن ہے یا نہیں جس کی خبر میں دیتا تھا یعنی روز قیامت۔ (مواہب) حضرت حارث رضی اللہ عنہ بعد اسلام اس ارشاد کو یاد کر کے کہا کرتے اگر میرے بیٹے میرا ہاتھ بکڑیں گے تو ان شاء اللہ نہیں چھوڑیں گے جب تک مجھے جنت میں داخل نہیں فرمائیں۔ ناموں میں زیادہ بچ نام حارث و امام ہیں (ابوداؤد) حضور ﷺ کے رضائی بھائی جو دودھ شریک تھے جن کے لئے حضور سید المرسلین ﷺ پستان تک چھوڑ دیتے تھے۔ عہد اللہ سعدی، یہ بھی مشرف بہ اسلام و صحبت ہوئے (مواہب) حضور ﷺ کی رضائی بڑی بہن کہ حضور ﷺ کو گود میں کھاتیں بیٹے پر لٹا کر دعائیہ اشعار عرض کرتیں، سلا تیں، اس لئے وہ بھی حضور ﷺ کی ماں کہلائیں یہاں تک کہ یہ یعنی ثانیہ دہلی، علامت دہلی، جو دور سے چلنے پر بھی مشرف بہ اسلام ہوئیں رضی اللہ عنہا (المواہب) سید عالم ﷺ فرماتے تم میری ماں کے بعد میری ماں (کی جگہ) ہو (۳۶)

مولانا احمد رضا خان حضور ﷺ کی رضائی ماں، بہن اور بھائی کی فضیلت احادیث مبارکہ کی روشنی میں بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں: بقول الحق، کسی نبی نے کوئی آیت ذکر است ایسی نہیں پائی کہ ہمارے نبی اکرم نبی الامیہ ﷺ کو اس کی مثل اور اس سے افضل عطا ہوئی ہو، یہ اس مرتبے کی تکمیل تھی کہ مسیح کلمۃ اللہ صلوات اللہ و سلامہ علیہ کو بے باپ کے کنوہری بتول کے شکم سے پیدا کیا حبیب اشرف بریہ اللہ ﷺ کے لیے تین عقیدہ لایکوں کے پستان میں دودھ پیدا فرمادیا۔

آنچہ خوبیاں حمد و مدح تو سجاداری

ترجمہ: جو کمالات معرق لوگ رکھتے ہیں وہ تمام آپ کی ذات اقدس میں نکلا ہیں۔ (۴۷)

والدہ مصطفیٰ ﷺ کی نعت خوبانہ

اسلامیشت اپنی رہیم اپنی والدہ محترمہ سے راوی ہیں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے وقت حاضر تھی محمد (ﷺ) کم سن بچے کوئی پانچ برس کی عمر شریف، ان کے سر ہاتھ تشریف فرما تھے حضرت خاتون (آمنہ) نے اپنے ابن کریم کی طرف نظریں بھر کہہ

يَا اَبْنَىَّ اَبْنَىَّ مِنْ خَلْقِ	يَا اَبْنَىَّ اَبْنَىَّ مِنْ خَلْقِ
يَا اَبْنَىَّ اَبْنَىَّ مِنْ خَلْقِ	يَا اَبْنَىَّ اَبْنَىَّ مِنْ خَلْقِ
يَا اَبْنَىَّ اَبْنَىَّ مِنْ خَلْقِ	يَا اَبْنَىَّ اَبْنَىَّ مِنْ خَلْقِ
يَا اَبْنَىَّ اَبْنَىَّ مِنْ خَلْقِ	يَا اَبْنَىَّ اَبْنَىَّ مِنْ خَلْقِ
يَا اَبْنَىَّ اَبْنَىَّ مِنْ خَلْقِ	يَا اَبْنَىَّ اَبْنَىَّ مِنْ خَلْقِ
يَا اَبْنَىَّ اَبْنَىَّ مِنْ خَلْقِ	يَا اَبْنَىَّ اَبْنَىَّ مِنْ خَلْقِ
يَا اَبْنَىَّ اَبْنَىَّ مِنْ خَلْقِ	يَا اَبْنَىَّ اَبْنَىَّ مِنْ خَلْقِ
يَا اَبْنَىَّ اَبْنَىَّ مِنْ خَلْقِ	يَا اَبْنَىَّ اَبْنَىَّ مِنْ خَلْقِ

اللَّهُمَّ يَا اَبْنَىَّ اَبْنَىَّ مِنْ خَلْقِ

ترجمہ: اے میرے بیٹے اللہ تعالیٰ تمہیں برکت سے نوازے۔ اے بیٹے ان کے جنموں نے مرگ کے گھیرے سے نجات پائی، اے بڑے العام والے بادشاہ اللہ کی مدد سے۔ جس صبح قرہ ڈالا گیا سو بلند ہوٹ ان کے قدم میں قربان کیے گئے اگر وہ ٹھیک اتر آج میں نے خوب دیکھا ہے تو تمہیں سارے جہاں کا رسول بنایا جائے گا جو قہار ہے نیکو کار باپ ابراہیم علیہ السلام کا دین جسکی ہے بس میں تمہیں اللہ کی قسم دے کہ جنوں سے منع کرتی ہوں کہ دیگر قوموں کی طرح ان سے دوستی نہیں کرنا۔

مولانا احمد رضا خان ابن اشعلہ کی روشنی میں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے ایمان کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: حضرت خاتون آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس پاک وصیت میں جو فراق دنیا کے وقت اپنے ابن کریم ﷺ کو، بھ اللہ توحید و درو شرک تو آفتاب کی طرح روشن ہے اور اس کے ساتھ دین اسلام، ملت پاک ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی پورا اقرار، اور ایمان کامل کسے کہتے ہیں؟ پھر اس سے بالاتر حضور پر نور سید المرسلین ﷺ کی رسالت کا بھی اعتراف موجود اور = بھی بیانِ یشت عامہ کے ساتھ۔ واللہ الحمد (۴۸)

شعاعت مصطفیٰ ﷺ

آقا کریم ﷺ کی سیرت کے کلمات میں سے ایک پہلو شعاعت مصطفیٰ ﷺ بھی ہے مولانا احمد رضا خان نے سیرت کے کلمات پہلو کے پیش نظر مذکورہ سالے میں اس جہت کو یوں رقم کرتے ہیں: اقول (میں کہتا ہوں) حدث میں ہے (ترجمہ): جب حضور سید الشاہین ﷺ بار بار شعاعت فرمائیں اور اہل ایمان کو اپنے کرم خاص سے داخل جہیں فرماتے جاہیں گے، اخیر میں صرف ۳ لوگ رہ جاہیں گے جس کے پاس سوائے توحید کے کوئی حث نہیں ہوگی، شیخ مشفق علیہ السلام پھر مجددین ہوں گے حکم ہو گا اے محمد ﷺ ہمارا اثر اور عرض کرو تمہاری بات سنی جائے گی، مگر تمہیں دیا جائے گا، شعاعت کرو تمہاری شعاعت قبول کی جائے گی۔ سید الشاہین عرض کریں گے اے میرے رب مجھے ان کی بھی پروا کی عطا فرماؤ جنہوں نے صرف کلمہ لا الہ الا اللہ ہی کہا ہو۔ رب العزت کا ارشاد ہو گا: یہ تمہارے لیے نہیں مگر مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں ان تمام کو ضرور روزِ آخر سے لال لوں گا جنہوں نے صرف لا الہ الا اللہ کہا ہو گا۔ (بخاری) (۳۹)

آذر کی تحقیق

كَانُوا أَشْقَىٰ لِقَاءِ رَبِّكَ إِلَّا الَّذِينَ هَدَىٰ ۚ وَأَسْفَىٰ ۖ وَاسْتَغْفِلْ وَاسْتَغْفِلْ لَهُمُ ۚ إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ (۵۰)

ترجمہ: بولے ہم بچ ہیں گے اسے جو خدا ہے آپ کا اور آپ کے آباء ابراہیم واسحاق واسحاق کا۔ مولانا لکھتے ہیں کہ اسی پر ”الامیہ اذر“ کو مل فرمایا، اہل تواریخ اہل کتابین (یہود و نصاریٰ) کا اجماع ہے کہ آذر والد نہیں تھا سید ظیل علیہ السلام الجلیل کا چچا تھا۔ (۵۱)

میلاد مصطفیٰ ﷺ پر نہین مصطفیٰ ﷺ:

آقا کریم ﷺ کے ان گنت فضائل ہیں ان میں سے ایک میلاد مصطفیٰ ﷺ بھی ہے جو سیرت البی ﷺ کا کلیدی پہلو ہے۔ اس جہت کی خاص بات یہ کہ اسے پہ نفس نفیس حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے مولانا احمد رضا خان نے ان میں سے کچھ کو شمولِ اسلام میں رقم کیا ہے ان آلاءِ شہادہ کے تراجم ملاحظہ ہوں: مجھے ہولاد آدم کی بہترین نسلوں میں مبعوث (نقل) کیا ہے یہاں تک کہ میں اس نسل میں ہوا جو میرا خاتمہ ان ہے (بخاری) اللہ تعالیٰ نے مجھے ہمیشہ پاکیزہ پشتوں میں نخل کیا ایسی پاکیزہ جو کہ (نور ایمان سے) آرامت نصیب، پھر جیسے جیسے تقسیم ہوتی رہی میں سب سے بہتر میں نخل ہوتا رہا (دلائل النبوة)

میں ہمیشہ پاکیزہ مردوں کی پشتوں سے پاکیزہ خواتین کے درحام میں منتقل ہو چکا (المواہب) اللہ تعالیٰ نے مجھے ہمیشہ عظمت والی پشتوں اور پاکیزہ درحام میں منتقل فرمایا یہاں تک کہ مجھے میرے والدین کریمین سے پیدا فرمایا (الشفاعہ) میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان جب لوگ تقسیم ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بہترین گروہ میں رکھا اور میں اپنے والدین سے ایسے پیدا ہوا کہ زمانہ جاہلیت کی کوئی بات مجھ تک نہیں پہنچی اور میں یہ طریق نکال پیدا ہوا اور آدم سے لے کر میرے والدین تک کوئی بھی برائی نہ دلا نہیں تھا میرا کس کریم تم سب سے افضل اور میرے والدین تم سے بہتر ہیں (دلائل النبیۃ) میں نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں میں (نبی سلیم سے چند عورتوں کا بیٹا ہوں جن کا نام مانکہ تھا) جرجرج و مشق (۵۲)

"جو والدین کریمین کے ایمان کے بارے میں وارد شدہ احادیث کو ضعیف بتائے وہ خود ضعیف ہے"

مولانا احمد رضا خاں، فتاویٰ الاسلام کے مفسر ہیں لوگوں کو ہر حد دلانے کے لئے ایک فصاحت آمیز واقعہ درج کرتے ہیں کہ جو نہ صرف والدین کریمین کے عدم ایمان کا نکل ہیں بلکہ ایمان والدین کریمین کے اثبات میں وارد احادیث کو ضعیف قرار دینے میں اپنی پوری قوتائی صرف کرتے ہیں: سید احمد مصری حواشی در (بخاری) میں ناقل ہیں کہ ایک عالم دلت ہر مسئلہ دین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں متکسر رہے کہ تحقیق اقوال ہو، اسی فکر میں چراغ پر جھک گئے کہ بدن جل گیا۔ صبح ایک لشکری آیا کہ میرے یہاں دعوت ہے رہ میں تیرے فروش ملے کہ اپنی دکان کے آگے ہات ترازد لے بیٹھے ہیں، اور انھوں نے اللہ کران عالم کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور یہ اشعار پڑھے:

لحميا هذا من التقدير الباري

امنت ان ابا النبي وامه

صدق فتلك كرامة المبعث

حق لقد شهد له برسالة

لهو الضعيف من الحقيقة حاري

وبه الحديث ومن يقبل بضعفه

ترجمہ: میں ایمان لایا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے والدین کو اللہ تعالیٰ نے قدر و منزلت عطا فرمائی ہے زندہ فرمایا یہاں تک کہ انھوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی رسالت کی کوہی دی لہذا تو اس بات کی تصدیق کر

کیوں کہ یہ حضور نبی کریم ﷺ کے اعزاز و اکرام کے واسطے ہوا اور اثبات ایمان کے بارے میں وارد شدہ احادیث کو جو ضعیف بتائے وہ دراصل خود ہی ضعیف اور حقیقت سے دور ہے۔

یہ اشعار سن کر ان عالم سے فرمایا: اے شیخ! انھیں لے، ہر رات کو جاگ نہ لہتی جان کو فکر میں ڈال کہ تجھے چراغِ جلادے ہیں جہاں جا رہا ہے وہاں نہ جا کہ لغتہ اجل حرام کھانے میں نہ آئے۔ ان کے اس فرمانے سے وہ عالم بے خود ہو کر رہ گئے، پھر انھیں تلاش کیا پتہ نہ پایا اور دکان داروں سے پوچھا کسی نے انھیں پہچانا، سب باز رہ گئے۔ پوچھے یہاں تو کوئی شخص جنتی نہیں وہ عالم اس ربانی ہادی سے غیب کی ہدایت سن کر مکان کو واپس آئے فکری کے یہاں شریف نہیں لے گئے۔ (۵۳)

عہدِ مصطفیٰ ﷺ کی فریاد

اس واقعہ کو کہنے کے بعد عہدِ (کلام) مصطفیٰ ﷺ ایک درد بھری یہ فریاد کرتے ہیں: اے شخص! یہ عالم ہر کس علم، فکر، عنایت سے محروم تھے کہ غیب سے کسی ولی کو بھیج کر ہدایت فرمادی خوف کر کہ تو اس درط میں پڑ کر محالاً اللہ، مصطفیٰ کریم ﷺ کا باعث ایذا مند ہو جس کا نتیجہ محالاً اللہ بڑی آگ و یکتا ہو۔ اللہ عز و جل ظاہر و باطن میں مصطفیٰ کریم ﷺ کی سچی محبت، سچا ادب روزی فرمائے اور اسبابِ ملت (ناراضی) کو حجاب و بے زاری و محاب سے بچائے آمین آمین۔ (۵۴)

خلاصہ تحقیق:

والدینِ کریمین کے ایمان سے متعلق تین نظریات، اثبات ایمان، عدم ایمان اور سکوت، پائے جاتے ہیں۔ مولانا احمد رضا خاں نے قرآن و حدیث اور مشاہیر علمائے کرام کے اقوال و روشنی میں اس نظریے کو اختیار کیا نبی کریم ﷺ کے والدین کریمین سوجہِ منانی اور جنتی ہیں۔ بلکہ بعض احادیث مبارکہ کی روش سے جو احیائے والدین کریمین کے بارے میں وارد ہوئی ہیں تعدد طریق کی وجہ سے درجہ حسن کو پہنچتی ہیں، اور فضاہل میں یہ طور و رویت ضعیف حدیثِ قائل قبول ہے یہی وجہ ہے کہ مولانا احمد رضا خاں رسول اللہ ﷺ کے والدین کریمین کے ایمان کے خلاف کہنے کو سختی سے منع کرتے ہیں۔ کہ ان گستاخی و بے ادبی میں زبان و قلم روا کر کے پر اس بات کا شدید اندیشہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایذا ہوگی جس کا نتیجہ و انجام بھیانک ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی نسبت و قربت اور محبت و ادب کا تقاضا بھی یہی ہے کہ آپ ﷺ کے والدین کریمین کے بارے میں حقیقی یا نامناسب کلام نہ کیا جائے اور آپ

حاصل تحقیق کے طور پر امت کی ذریعہ جملہ کرتے ہیں۔ "آدمی اگر جانب ادب خطا میں خطا کرے تو لاکھ جگہ بہتر ہے اس سے کہ معاذ اللہ اس کی خطا جانب گستاخی جائے" "شمول الاسلام" بہت سی جامع المعلومات پر مبنی رسالہ ہے۔ جس میں اختصار و جامعیت، مراجع و دلائل کی کثرت، روایات پر نقد و محاکمہ، ترجیح الروایات، جمع و تطبیق، فقہ السیرۃ اور فقہی مسائل کی وضاحت مجھی خصوصیات کے ساتھ ادب و تعظیم ابوبین کریمین اور محبت رسول ﷺ کی چاشنی موجود ہے۔ یہ رسالہ دراصل ابن کی خاندان نبوی ﷺ سے گہری عقیدت و محبت کا مظہر ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ مولانا احمد رضا کے نزدیک والدین کریمین اور دیگر اہل بیت رسول ﷺ سے محبت جزو ایمان ہے اور وہ اسے آپ ﷺ سے عقیدت کا اس لیے لازمی تقاضا خیال کرتے ہیں کہ خاندان نبوی سے محبت، ایک پہلو سے خود ذات رسالت مآب ﷺ کی ہی محبت و عقیدت کا حصہ ہے۔ چنانچہ اس تناظر میں اس رسالے کا موضوع بھی براہ راست اسی فکر و خیال عظمت و تقدس رسول ﷺ کی اس تحریک سے منسلک قرار پاتا ہے۔ جس کے داعی اور علم بردار ہیں۔

نتیجہ تحقیق: (Findings of Research)

شمول الاسلام کے تجزیاتی مطالعہ سے یہ حاسنات اخذ کیے جاتے ہیں:

(۱)۔ مولانا احمد رضا خاں ایمان والدین کریمین کے تمام دلائل و خواہدم ایمان کے ہوں یا اثبات ایمان کے ہوں وہ سب آپ کے غیث نظر ہیں۔ ان نصوص میں تطبیق کرتے ہیں جو نصوص عدم ایمان سے متعلق ہیں ان کی تاویل کرنے کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں اور جو نصوص اثبات ایمان سے متعلق ہیں انہیں بلا تردد قبول کرتے ہیں۔

(۲)۔ عدم ایمان کی نسبت ابوبین کریمین کی طرف کرنا نبی کریم ﷺ کو ایذا پہنچانے کے مترادف ہے۔

(۳)۔ فضائل ابوبین کریمین، فضائل سیرت مصطفیٰ ﷺ کا اہم پہلو ہے۔

(۴)۔ شمول الاسلام میں مولانا احمد رضا خاں نے فضائل سیرت کے ہمہ جہت پہلوؤں کا احاطہ کیا ہے۔

(۵)۔ مولانا احمد رضا خاں سیرت شہدی کی جہت، اسلوب اور منہج پر کامل دسترس رکھتے ہیں

(۶)۔ متعلقات نبوی ﷺ سے عقیدت، محبت رسول ﷺ و نظامی رسول کا تقاضا ہے۔

(۷)۔ مولانا احمد رضا کی تحقیق کے مطابق آزاد والد نہیں پہنچتے۔

مراجع و مصادر:

(۱)۔ سورہ ابراہیم: ۳۵

(۲)۔ ابن منظور، محمد کرم، لسان العرب، دار صادر، بیروت، ص ۵، جلد ۵، ص: ۴۳

(۳)۔ ابن حجر، عسقلانی، احمد بن علی، فتح الباری، دار المعرفہ، بیروت، ۱۴۰۳ھ، ج ۱، ص: ۲۷۷

(۴)۔ اہل سنت و جماعت کا یہ کتبہ فکر حضرت ابو الحسن اشعری علی بن دنا میل کی طرف منسوب ہے۔ آپ

۲۵۰ھ کو بغداد میں پیدا ہوئے اور ۳۳۰ھ کو وفات پائی

(۵)۔ سورہ ۱۱۲، ص ۱۵۲

(۶)۔ مسیح لیکن جہان: باب الفہار الملی من البحث احوال الفلاس فی ظلال الہدیہ، جلد ۱۶، ص: ۳۵۶، حدیث

۴۳۵۷

(۷)۔ معتزلہ کا سرغنہ واصل بن عطاء بن حسن بصری کا شاگرد تھا۔ آپ سے اختلاف کی وجہ سے جدا ہو گیا۔ اسی

مناسبت سے معتزلہ کہلائے۔

(۸)۔ شریعتی، الفصل فی الملل، جلد ۳، ص: ۳۳

(۹)۔ اہل سنت کا یہ کتبہ فکر امام ابو منصور حارثی، محمد بن محمد کی طرف منسوب ہے۔ امام حارثی ماترید میں پیدا

ہوئے اور ۳۳۳ھ میں وفات پائی۔

(۱۰)۔ ابن جیبہ، احمد بن محمد، السلام بن عبدالمطلب، دراء نقاد فی الفہم و نقل، دار المکتبہ العلمیہ، جلد ۹، ص: ۶۲

(۱۱)۔ سورہ النمل، ص: ۱۹

(۱۲)۔ سورہ یحییٰ: ۶

(۱۳)۔ البیہقی، القادری، جلد ۲، ص: ۱۸۹

(۱۴)۔ اعجاز احمد، مفتی قادری، مقدمہ: مشمول، قبول الاسلام، ص: ۱۴

(۱۵)۔ محمد خان قادری مفتی، ایمان والہ بن حنفی، ص: ۲۸، ۳ مطبوعہ مجاز پبلیکیشن لاہور۔

(۱۶)۔ اعجاز احمد، مفتی قادری، الفہرست آیات: مشمول، قبول الاسلام، ص: ۸۳

(۱۶)۔ اعجاز احمد، مفتی قادری، الفہرست اطراف: مشمول، قبول الاسلام، ص: ۸۳

(۱۷)۔ احمد رضا خاں مفتی قادری، قبول الاسلام، ص: ۶۶ تا ۶۸ مطبوعہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی۔

(۱۸)۔ احمد رضا خاں مفتی قادری، قبول الاسلام، مشمول القادری، رضویہ جلد ۳۰، ص: ۴۹

(۱۹)۔ محول سابق، ص: ۴۳

(۲۰)۔ سورہ احزاب: ۴۳

- (۲۱)۔ احمد رضا خاں مفتی قادری، شمول الاسلام، ص: ۳۸ مطبوعہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی۔
- (۲۲)۔ احمد رضا خاں مفتی قادری، شمول الاسلام، ص: ۷۷ مطبوعہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی۔
- (۲۳)۔ احمد رضا خاں مفتی قادری، شمول الاسلام، ص: ۷۷ مطبوعہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی۔
- (۲۴)۔ سورۃ البقرہ: ۲۲۱
- (۲۵)۔ سورۃ التوبہ: ۹
- (۲۶)۔ شمول الاسلام، ص: ۳۰
- (۲۷)۔ شمول الاسلام، ص: ۳۲
- (۲۸)۔ الشعر ابنہ: ۵۹
- (۲۹)۔ شمول الاسلام، ص: ۳۲
- (۳۰)۔ الشعر ابنہ: ۵۹
- (۳۱)۔ شمول الاسلام، ص: ۳۰
- (۳۲)۔ المناقب: ۸
- (۳۳)۔ شمول الاسلام، ص: ۳۱
- (۳۴)۔ شمول الاسلام، ص: ۳۲
- (۳۵)۔ سورۃ محمد: ۱۱
- (۳۶)۔ شمول الاسلام، ص: ۳۹
- (۳۷)۔ شمول الاسلام، ص: ۳۲
- (۳۸)۔ الامام: ۶
- (۳۹)۔ شمول الاسلام، ص: ۳۲
- (۴۰)۔ شمول الاسلام، ص: ۳۸
- (۴۱)۔ الامام: ۳۳
- (۴۲)۔ شمول الاسلام، ص: ۳۹
- (۴۳)۔ شمول الاسلام، ص: ۵۱
- (۴۴)۔ شمول الاسلام، ص: ۵۱
- (۴۵)۔ شمول الاسلام، ص: ۶۱
- (۴۶)۔ شمول الاسلام، ص: ۶۲
- (۴۷)۔ شمول الاسلام، ص: ۶۳
- (۴۸)۔ شمول الاسلام، ص: ۶۳
- (۴۹)۔ شمول الاسلام، ص: ۶۵
- (۵۰)۔ البقرہ: ۱۳۳
- (۵۱)۔ شمول الاسلام، ص: ۴۴
- (۵۲)۔ شمول الاسلام، ص: ۷۷
- (۵۳)۔ شمول الاسلام، ص: ۷۷

Name of the Journal: Shahid Research Journal
Editor Name: Prof. Dr. Dilawar Khan
Pages:
Issue No: 13, January –June 2021
Volume No: 07
Price: (single Copy) Rs. 300/=, \$. 15/=
Publisher: Shahid Research Foundation.

=====

This Journal has been indexed in following international Agencies
(1)Journal Index (2)Directory of Research journal Indexing (3)Directory of
abstract and Indexing for Journal (4) Cosmos Impact factor

Note:

Views expressed in the articles of this journal are of authors and do
not reflect the views of Advisory/ Editorial board of the
Shahid Research Journal.

Shahid Research Foundation

C-327/3, Block no 1, Gulistan e Johar, Karachi.
Cell no: 0322-2413267, 0333-2177442.
Email: prof.dilawarkhan@gmail.com

ISSN: 2411-0949

SHAHID INTL

RESEARCH JOURNAL

BLIND PEER REVIEWED JOURNAL BI-ANNUAL

VOLUME 7 E, ISSUE NO. 13

JAN TO JUN 2021

**FOUNDER EDITOR:
PROF. DR. DILAWAR KHAN**



**SHAHID RESEARCH FOUNDATION
PAKISTAN**

Email: prof.dilawarkhan@gmail.com

